



## سوال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نمازوں کو جمع کرنے کے بارے میں اسلام میں کیا حکم ہے۔؟ یعنی اگر بارش ہو، رستے خراب ہوں اور موسم بھی خراب ہو تو کیا نمازیں جمع کی جاسکتی ہیں۔؟ اور کیا اگر نماز باجماعت مسجد میں نہ بھی کرائی جائے تو آدمی اپنی صورت حال کو دیکھ کر نمازیں جمع کر سکتا ہے۔؟

## جواب

### الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بارش کی صورت میں مسجد میں نماز مغرب و عشاء کو جمع کرنا جائز ہے، لیکن گھر میں یہ جمع درست نہیں ہے۔ کیونکہ اس جمع کی حکمت مشقت کو رفع کرنا ہے اور گھر میں نماز پڑھنے کی صورت میں کوئی مشقت نہیں ہے۔ لہذا جمع کا حکم بھی نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص مسجد میں نماز پڑھنے جاتا ہے۔ تو جماعت کے ساتھ جمع کر سکتا ہے بشرطیکہ بارش ہو۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں:

عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ، فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ. قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ: لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ؟ قَالَ: كُنِيَ لِمَنْخَرِجِ أُمَّتِهِ - (صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب الجمع بین الصلاتین فی الخضر)

حضرت سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو مدینہ میں بغیر کسی خوف اور بارش کے جمع فرمایا۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ تاکہ امت پر تنگی نہ ہو۔

اس روایت میں اس کا ذکر ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر خوف اور بارش کے بھی نمازوں کو جمع کیا ہے جس سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بارش اور خوف میں نمازوں کو جمع فرمایا کرتے تھے۔

بہذا عندي والله اعلم بالصواب



مجلس البحث الإسلامي  
مهدى فتوى

## فتاویٰ علمائے

حدیث

جلد 2 کتاب الصلوة